مقالات :
تالیف : فضیلۃ الشیخ عبداللہ الخضری حفظہ اللہ تعالیٰ
ترجمہ : مولانا سعید مجتبیٰ السعیدی

(پانچویں قسط)

آدابِ دُعاء

دُعاء کے افضل اوقات

۱۔ رات کو دُعا کرنا :

رات کو جبکہ ہر طرف سکون، اطمینان اور فضا میں سناٹا طاری ہوتا ہے، تمام لوگ گہری نیند سو رہے ہوتے ہیں، صرف وہ آنکھیں بیدار ہوتی ہیں جو آسمان کی طرف متوجہ ہو کر اس بے پایاں کائنات میں چلتی، پھرتی، تیرتی اللہ کی مخلوقات کے بارہ میں سوچ بچار کر رہی ہوتی ہیں۔ اس پرسکون ماحول میں انسان اپنے آپ کو ایک کمزور اور بے حقیقت شئے تصور کرتا ہے۔ تب اس کے قلب میں خالق کی عظمت اجاگر ہوتی ہے اور اپنے رب کی طرف اس کی احتیاج شدید ہو جاتی ہے، تو وہ اپنے رب کی رحمت، فضل اور احسان طلب کرنے کے لیے اپنے ہاتھ اوپر کو اٹھا دیتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کی صفات کے ضمن میں ان کی یہ صفت بھی ذکر فرمائی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ" (الذاریات : ۱۸)

کہ "وہ لوگ رات کے پچھلے پہر (اٹھ کر) استغفار کرتے ہیں"

اس وقت اللہ رب العزت توبہ و رحمت کے دروازے کھول کر اپنے بندوں کے قریب تر آجاتے ہیں :

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى

كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ، مَنْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ ؛

(صحیح بخاری ۱۱/۱۲۸ - ترمذی ۹/۱۷۴، مسند احمد ۴/۱۶)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ہر روز رات کو، جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، پہلے آسمان پر نزولِ اجلال فرماتے ہیں[1] اور پکارتے ہیں" کون ہے جو دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اسے دوں اور کون ہے مغفرت کا طالب کہ میں اسے بخش دوں ؟" ——

"وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ "

(ترمذی ۱۰/۳۹)

"حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھ سے حضرت عمرو بن عبسہ رضؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

"رات کے آخری حصہ میں اللہ تعالیٰ بندے کے قریب تر ہوتے ہیں۔ اے انسان، اگر تو اس مبارک وقت میں اللہ کا ذکر کرنے والوں میں سے ہو سکتا ہے تو ضرور ہو جا!"

ذرا تصور تو کریں اس وقت کا، جب اللہ رب العزت اپنے بندوں کے انتہائی قریب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی انہی میں سے کر دے۔ آمین!

---

[1] اللہ تعالیٰ کا رات کو پہلے آسمان پر تشریف لانا حقیقت پر محمول ہے۔ البتہ ہمارے لیے اس کا تصور وادراک ناممکن ہے۔ اس پر ایمان لانا اہلسنت کے عقائد میں سے ہے۔

"وَقَدْ صَحَّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ نَزَلَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ؟ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ" (صحیح مسلم ۶/۳۹)

"حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صحیح سند سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ رات کے ابتدائی حصہ میں رکے رہتے ہیں، جب رات کا پہلا ⅓ حصہ گزر چکتا ہے تو پہلے آسمان پر نزولِ اجلال فرماتے ہیں اور کہتے ہیں: "ہے کوئی بخشش کا طلب گار؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ ہے کوئی مانگنے والا؟ ہے کوئی دعا کرنے والا؟" یہ سلسلہ صبح صادق تک جاری رہتا ہے۔"

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ اللهُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِشَطْرِ اللَّيْلِ أَوْ لِثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ أَوْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؛ ثُمَّ يَقُولُ: مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدِيمٍ وَلَا ظَلُومٍ" (صحیح مسلم ۶/۳۸)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رات کے وقت اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر تشریف لاتے اور فرماتے ہیں "کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کی پکار کو قبول کروں؛ کون ہے جو مانگے تو میں اسے دوں؟" پھر فرماتے ہیں کہ "کون اس ذات کو قرض دینے کو تیار ہے جو نہ تو خالی ہاتھ ہے اور نہ ظلم کرنے والا ہے۔"

۲- اذان اور اقامت کے درمیان دعاء:

یہ وقت بھی بڑی فضیلت کا حامل ہے:

"عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلدُّعَآءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ فَادْعُوْا"

(صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، الکلم الطیب ص ۵۴)

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اذان اور اقامت کے درمیان دعاء رد نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس وقت خوب دعائیں کیا کرو!"

۳۔ نماز میں دعاء کرنا:

نماز میں دعاء کرنا مشروع بلکہ مستحب ہے:

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِ اَبْصَارِهِمْ عِنْدَ الدُّعَآءِ فِي الصَّلٰوةِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ"

(صحیح مسلم ۱۵۲/۴)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگ نماز کے اندر دعاء کرتے وقت اوپر نظر اٹھانے سے یا تو باز آجائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ ان کی نظریں اچک لیں گے۔"

پوری نماز میں کسی بھی موقعہ پر نگاہ کو اوپر اٹھانا حرام ہے۔ لیکن دعاء کے موقع کا بطورِ خاص اس لیے ذکر کیا گیا کہ بسا اوقات دعاء کرتے ہوئے انسان نگاہ اوپر کو اٹھا لیتا ہے۔

نماز کے اندر مندرجہ ذیل مواقع پر دعاء کرنا صحیح ہے:

- نماز شروع کرتے ہوئے تکبیرِ تحریمہ کے بعد۔
- وتروں اور قنوتِ نازلہ میں قراءت کے بعد رکوع سے قبل۔
- رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہو کر۔

جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو

"سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہہ کر یہ دعاء پڑھتے:

"اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ، اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْمَآءِ وَالْبَرَدِ، اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْوَسَخِ"

"یا اللہ، میں تیری اس قدر حمد و تعریف کرتا ہوں جو آسمانوں کو، زمینوں کو اور جس چیز کو تو چاہے، بھر دے۔ یا اللہ، مجھے برف، پانی اور اولوں کے ساتھ پاک کر! یا اللہ، مجھے گناہوں اور غلطیوں سے یوں پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے!"

• رکوع میں: ——

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ دعاء پڑھتے تھے:

"سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ"

"یا اللہ، تو عیوب سے پاک اور منزہ ہے، میں تیری حمد کرتا ہوں، یا اللہ، مجھے بخش دے!"

• آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دعائیں سجدہ میں کیا کرتے تھے۔

• سجدوں کے درمیان بیٹھ کر۔

• تشہد کے بعد، سلام پھیرنے سے پہلے۔ (زاد المعاد ۱/۶۵)

• نماز کے اندر قراءتِ قرآن کے دوران بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دعائیں کیا کرتے تھے:

"عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ: صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَۃَ، فَقُلْتُ: یَرْکَعُ عِنْدَ الْمِائَۃِ، ثُمَّ مَضٰی، فَقُلْتُ: یُصَلِّیْ بِھَا فِیْ رَکْعَۃٍ، فَمَضٰی، فَقُلْتُ: یَرْکَعُ بِھَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَآءَ، فَقَرَاَھَا، ثُمَّ افْتَتَحَ اٰلَ عِمْرَانَ فَقَرَاَھَا، یَقْرَاُ مُتَرَسِّلًا اِذَا مَرَّ بِاٰیَۃٍ فِیْھَا تَسْبِیْحٌ سَبَّحَ، وَ

إِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ" سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ"

(صحیح مسلم ۵/۶۱)

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک رات میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر نماز پڑھی، آپؐ نے سورۃ البقرۃ شروع کی، میں نے (دل میں) کہا کہ آپؐ سو آیات پڑھ کر رکوع کر لیں گے، مگر آپؐ پڑھتے چلے گئے۔ میں نے سوچا، آپؐ سورۃ البقرۃ ختم کر کے رکوع کریں گے، لیکن آپؐ نے سورت نساء شروع کر لی اور اسے (مکمل) پڑھا۔ پھر آپؐ نے سورت آلِ عمران شروع کر کے (مکمل) پڑھی ـــ آپؐ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتے تھے۔ جب آپؐ کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں تسبیح کا ذکر ہوتا، تو آپؐ تسبیح کرتے۔ اور جب پناہ والی آیت سے گزرتے تو پناہ مانگتے۔ اس کے بعد آپؐ نے رکوع کیا۔ اور رکوع میں آپؐ نے دعاء "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ" پڑھی۔ آپؐ کا یہ رکوع قیام کے تقریباً برابر تھا۔ پھر "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہا اور پہلے قیام کے تقریباً برابر قیام کیا۔"

معلوم رہے کہ قراءتِ قرآن کے دوران دعاء کا ذکر جن احادیث میں آیا ہے، ان سے مراد رات کی نماز ہے۔

۴۔ سجدوں میں دعاء کرنا:

نماز کی تمام کیفیات و احوال میں سب سے افضل، اور بارگاہِ ربانی میں اس کی عبودیت کے اظہار کی انتہاء سجدہ ہے۔

اور کیوں نہ ہو، جب انسان اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی و انکساری کے اظہار میں اپنی پیشانی کو جھکا کر زمین پر رکھ دیتا ہے تو اللہ رب العزت بھی اپنے بندے کو ثواب اور اپنا انتہائی قرب عطا فرماتے ہیں:

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ"

(صحیح مسلم ۴/۲۰۰)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "انسان تمام حالتوں میں سے سجدہ میں اپنے رب کے انتہائی قریب ہوتا ہے۔ لہٰذا (سجدوں میں) کثرت سے دعائیں کیا کرو!"

شاید یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رکوع میں قرآن کی قراءت سے منع فرمایا ہے، تاکہ انسان صرف اور صرف اس کی تعظیم و تمجید کرے۔ اسی طرح سجدہ میں بھی تلاوت سے ممانعت آئی ہے، تاکہ بندہ اس پُر کیف حالت میں اپنے رب سے کچھ مانگ لے:

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ وَذٰلِكَ فِیْ مَرَضِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ فَقَالَ: اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ مُّبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَهٗ، اَلَا وَاِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ رَاکِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّکُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِیْهِ الرَّبَّ عَزَّوَجَلَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَقَمِنٌ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَکُمْ"

(صحیح مسلم ۴/۱۹۶)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرضِ وفات کے دنوں کا واقعہ ہے، آپ نے ایک روز پردہ اٹھایا (تو دیکھا کہ) لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صفیں باندھے کھڑے ہیں۔

آپ نے فرمایا: "لوگو، نبوت میں سے صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں کہ انہیں کوئی مسلمان خود دیکھے یا اس کے حق میں دوسرا کوئی مسلمان دیکھے۔

خبردار! مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قراءتِ قرآن سے منع فرمایا گیا ہے۔ تم رکوع کی حالت میں اللہ کی عظمت بیان کیا کرو اور سجدوں میں (دعائیں زیادہ کیا کرو) امید ہے کہ تمہاری دعائیں قبول ہوں!"

۵۔ نمازوں کے بعد دعاء کرنا:

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ" کہتے اور یہ دعا پڑھتے:

"اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" (صحیح مسلم ۸۹/۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۴۹۸)

"یا اللہ، تو سلامتی والا ہے اور سلامتی تیری طرف سے ہی ہے، تو برکتوں والا ہے، اے بزرگی اور عزت والے"!

ایک مرتبہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: "معاذ، بخدا! مجھے تم سے محبت ہے۔ تم کسی نماز کے بعد یہ دعاء نہ چھوڑنا:

"اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ"

(ابوداؤد، حدیث نمبر ۱۵۰۸، مسند احمد ۲۴۵/۵)

"یا اللہ، اپنا ذکر، شکر اور اچھی عبادت کرنے میں میری اعانت فرما!"

نماز کے بعد ذکر کی مشروعیت پر اور بھی بہت سے دلائل احادیث میں موجود ہیں۔

۶۔ اذان اور جہاد کے وقت دعا کرنا:

نماز کے لیے اذان، اور جہاد کے وقت لشکروں کے ایک دوسرے کے روبرو صف آرا ہونا، یہ دو وقت بھی بہت عظمت والے ہیں:

"عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْقَلَّمَا تُرَدَّانِ، اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِیْنَ یُلْحِمُ

بَعْضُهُمْ بَعْضًا" (ابوداؤد، حدیث نمبر ۲۵۲۳)

"حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "دو وقت (اس قدر فضیلت والے ہیں) کہ ان میں جو دُعاء کی جائے رد نہیں ہوتی"۔ یا فرمایا "بہت کم رد ہوتی ہے"۔ — اولاً، اذان کے وقت۔ ثانیاً، لڑائی کے وقت، جب لوگ ایک دوسرے کو کاٹ رہے ہوں"

۷۔ جمعہ کے دن کی ایک افضل گھڑی:

احادیث میں آیا ہے کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی مبارک اور افضل ساعت (وقت؛ گھڑی) ہے کہ اس میں جو دعا بھی کی جائے قبول ہوتی ہے:

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا یُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ یَسْأَلُ اللّٰهَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ وَقَالَ بِیَدِهٖ قُلْنَا یُقَلِّلُهَا یُزَهِّدُهَا"

(صحیح بخاری ۱/۱۹۹)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جمعہ کے دن میں ایک ایسی (مبارک اور افضل) گھڑی ہے کہ اس میں نماز پڑھتا مسلمان جو دعاء بھی کرے اور بھلائی طلب کرے، اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتے ہیں"

اور آپؐ نے ہاتھ سے اس وقت کی قلت اور کمی کا اشارہ فرمایا۔ اس وقت کی تعیین میں علماء کا بہت زیادہ اختلاف ہے،

مزید تفصیل کے لیے دیکھئے، زاد المعاد ۱/۱۰۴۔ یہ اس دن کی ایک فضیلت ہے، جو اللہ رب العزت نے ہفتے کے باقی دنوں پر اس دن کو عطا فرمائی ہے"

ٍ

۸- عرفہ[1] کے دن کی دعاء:

یہ دن بھی بڑی عظمت کا حامل ہے، جس میں تمام روئے زمین سے آئے ہوئے مسلمان ایک ہی جگہ جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی بندگی (عبادتِ حج) بجالاتے ہیں۔ اور ان بندوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے خوشی کا اظہار فرماتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس دن کی دعاء کو تمام دعاؤں سے افضل قرار دیا ہے:

"عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّوْنَ قَبْلِيْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

(ترمذی ۲/۲۴۴)

"حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بہترین دعاء عرفہ کے دن کی ہے۔ میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاءؑ نے جو دعائیں کیں، ان میں سب سے افضل یہ دعاء ہے:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

"اللہ اکیلے کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت و بادشاہی اسی کو سزاوار ہے، ہمہ قسم کی تعریفوں کا وہی مالک ہے اور وہ ہر چیز قادر ہے۔"

۹- مرغ کی اذان کے وقت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] عرفہ ماہ ذوالحجہ کی ۹ تاریخ کو کہتے ہیں اس دن حج ہوتا ہے۔

نے فرمایا: "جب تم مرغ کی آواز (اذان) سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل و رحمت طلب کرو، کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر آواز لگاتا ہے۔ اور جب تم گدھے کی چیخ سنو تو شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو، کیونکہ اس نے اس وقت شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔"

(صحیح مسلم ۱۷/۴۶/۴۷، ترمذی ۴۲۶/۹)

قاضی عیاض اس حدیث پر تعلیق میں لکھتے ہیں کہ:

"(مرغ کی آواز سن کر اس لیے دعاء کریں کہ) امید ہے، فرشتے اس بندے کی دعاء پر آمین کہیں، اس کے لیے مغفرت کی دعاء کریں اور (اللہ کے ہاں) اس کے اخلاص اور عاجزی کی گواہی دیں۔ (اور گدھے کی آواز پر) تعوذ (پناہ مانگنا) اس لیے ہے کہ شیطان کے شر اور وسوسہ سے ڈرنا چاہیئے، جس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

۱۰۔ میّت کی آنکھیں بند کرتے وقت:

انسان کی روح جسم کے ساتھ ایک طویل عرصہ گزارنے کے بعد جنتوں کی طرف، یا جہنّم اور عذاب کی طرف سفر کر جاتی ہے اور اس وقت فرشتے روح کے جسم سے باہر نکلنے کے منتظر ہوتے ہیں۔

یہ وقت انتہائی پُرہیبت ہوتا ہے۔ اس وقت حاضرین کو چاہیئے کہ اچھی اور خیر کی باتیں کریں، کیونکہ فرشتے ان کی باتوں (دعاؤں) پر آمین کہتے ہیں۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے:

"عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ شُقَّ بَصَرُهُ، فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِهِ، فَقَالَ: لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ

وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ
يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ۔"
(صحیح مسلم ۱/۲۲۲)

"حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوئے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، ان (ابوسلمہؓ) کی آنکھیں کھلی تھیں، آپؐ نے بند کردیں اور فرمایا "جب روح قبض ہوتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔"

یہ سن کر گھر والے رونے لگے تو آپؐ نے فرمایا: "اپنے اوپر بددعائیں نہ کرو کیونکہ تم جو کچھ کہتے ہو، فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔"

پھر آپؐ نے دعا کی: "یا اللہ، ابوسلمہؓ کی مغفرت فرما، ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کے درجات بلند فرما، یا اللہ تو اس کے پس ماندگان میں اس کا خلیفہ بن۔ ربّ العالمین، ہماری اور اس کی مغفرت فرما، اس کی قبر کو کشادہ اور منور فرما!"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ انسان کی وفات کے وقت جو بھی کہا جائے، فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ لہٰذا نیکی اور بھلائی کی دعا کرنا ضروری ہے۔
انسان کی وفات کے وقت اس کے لیے اور اس کے اہل و عیال اور والدین کے لیے دین و دنیا کی بھلائی کی دعائیں کرنی چاہئیں۔

(جاری ہے)

خلافت و جمہوریت

از قلم

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی

دوسرا ایڈیشن شائع ہوگیا ہے!

ضخامت : ۲۸۸ صفحات

مجلد سنہری ڈائمنڈ ——— قیمت ۳۸ روپے

ناشر: ادارہ محدث ۹۹ جے ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۴